سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اتباعِ سنت، مشعل راہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حباللہ صدق اللہ العظیم

وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)

شانِ ابوبکر صدیقؓ:

صحابہ کرام اور ان کے بعد آنے والے قیامت تک تمام انسانوں میں مقدس ترین شخصیت اور حضورؐ کے اشارۂ ابرو پر سب سے پہلے آپ اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرنے والے امیر المومنین سیدنا ابوبکرؓ کے بارے میں سرکار دوعالمؐ نے ارشاد فرمایا:

عن جبیر بن مطعم قال اتت النبی صلعم امرأۃ فکلمتہ فی شئی فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ اریت ان جئت ولم اجدلک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابوبکر (بخاری ومسلم)

''حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ ایک دن حضورؐ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اپنے کسی مسئلہ میں آپؐ سے بات کی، آپ نے اس کو فرمایا کہ وہ کسی اور وقت میرے پاس آئے اس عورت نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اگر میں آئی اور آپ موجود نہ ہوں، اس عورت کا مقصد آپ کے انتقال کی طرف اشارہ تھا (ممکن ہے یہ اس وقت کا واقعہ تھا جب آپ مرض وفات میں مبتلا تھے) حضور نے فرمایا اگر میں موجود نہ رہا تو ابوبکر کے پاس (اپنے مسئلہ یا حاجت کے سلسلہ میں) چلی جانا یہ فرمان رسولؐ صریح اشارہ ہے کہ میرے بعد خلیفہ اول ابوبکرؓ ہوں گے۔ اس روایت سے ابوبکرؓ کی فضیلت کا اندازہ آپ خود کریں۔ ایک جگہ ارشاد نبویؐ ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ انا اول من تنشق عنہ الارض ثم ابی بکر ثم عمر ثم آتی اھل البقیع فیحشرون معی ثم انتظر اھل مکہ حتی احشر بین الحرمین (ترمذی)

''حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا (قیامت کے دن جب تمام مخلوق قبروں سے اٹھائی جائے گی) سب سے پہلے میں وہ شخص ہوں گا جو قبر سے اٹھایا جاؤں گا یعنی میری قبر سب سے پہلے کھولی جائے گی۔ میرے بعد ابوبکر ان کے بعد عمر قبروں سے اٹھائے جائیں گے پھر میں جنت البقیع کے قبرستان آ کر یہاں کے دفن شدہ (خوش قسمتوں) کو اٹھا کر میرے ساتھ جمع کیا جائے گا۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا حتیٰ کہ مجھے حرمین یعنی اہل مکہ و مدینہ کے درمیان میدان حشر پہونچا دیا جائے گا۔

اتباع سنت کی انتہا:

حضورؐ کے اس یار غار کے جذبہ محبت و موافقت کو سلام' آخری خواہش تھی کہ دنیا سے رخصتی کے حالات و کوائف میں بھی اپنے محبوب سے اتباع و مشابہت ہو۔ بیٹی حضرت عائشہ کو وصیت فرما رہے ہیں کہ میرا کفن حضورؐ کے کفن کے مطابق ہو۔ مرض وفات میں ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھتے ہیں۔ ای یوم ھذا؟ آج کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا یوم الاثنین۔ آج پیر کا دن ہے۔ حضرت صدیقؓ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر خواہش ظاہر کی کہ کاش اللہ 'محبوب ربانی کے ساتھ اس تکوینی سنت میں بھی متابعت کی خواہش پوری فرمائے۔ اللہ نے نہ صرف یہ تمنا پوری فرما کر بلکہ مشہور روایات میں ہے حضورؐ کی وفات ترسٹھ سال میں ہوئی تو یہ سعادت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو بھی حاصل ہو کر ان کی وفات بھی ۶۳ برس میں ہوئی۔ ابوبکرؓ نے فرمایا۔ اگر آج رات میرا انتقال ہوا تو صبح کا انتظار کئے بغیر مجھے آج ہی دفن کریں کیونکہ دنوں اور راتوں میں مجھے ان دنوں سے بہت ہی محبت ہے۔ جن دنوں سے حضورؐ کو زیادہ قرب رہا' موت کا بھی صحابہ دیوانہ وار منتظر رہ کر استقبال کرتے۔ حضرت بلال حبشی مرض وفات میں خوشی سے کہہ رہے تھے۔ غداً القی الاحبة محمداً و حزبہ کہ کل موت کے بعد میری ملاقات محمدؐ اس کی جماعت کے افراد اور دوستوں سے ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا جذبہ اطاعت:

حضورؐ کے ہر حکم میں پس و پیش اور تعمیل میں تاخیر کرنا تو دور کی بات ہے اس کا تصور بھی ان کے لئے ناممکن تھا

عن جابر قال لما استوی رسول اللہ یوم الجمعة قال اجلسوا فسمع ذالک ابن مسعود فجلس علی باب المسجد فرآہ رسول اللہ ﷺ فقال تعال یا عبداللہ بن مسعود (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا بیٹھ جاؤ جب یہ حکم عبداللہ بن مسعود نے سنا تو مسجد کے دروازہ پر بیٹھ گئے۔ حضورؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اے عبداللہ ادھر آ جاؤ''

شاید کچھ لوگ آپ کے خطبہ شروع کرتے وقت مسجد کے کناروں پر کھڑے تھے' آپؐ نے ان کو بیٹھ کر خطبہ

اطمینان وسکون سے سننے کے لئے اجلسو (یعنی بیٹھنے) کا حکم دیا۔ اطاعت وتابعداری کی کیفیت دیکھئے کہ ابن مسعودؓ حضورؐ کا حکم سننے کے بعد ایک قدم آگے اٹھانے کی ہمت بھی نہ کر سکے اور نہ یہ سوچنے اور تاویل کرنے کے روادار تھے کہ یہ حکم مسجد کے اندر کے لوگوں کے لئے ہے۔ مجھ جیسے مسجد سے باہر لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔ چنانچہ جس جگہ اپنے محبوب کی آواز کانوں میں پڑی اسی مقام پر بیٹھ گئے۔

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے:

ان مردان خدا پر رب العزت کی لاکھوں کروڑوں رحمتیں کہ ختم الرسلؐ کے حکم میں کسی تاویل وتوجیہ کے قائل نہ تھے، ان کا ایمان تھا کہ جس محبت میں اطاعت نہ ہو وہ محبت لاحاصل اور بے کار ہے بلکہ اسے محبت کہنا ہی لفظ محبت کی تذلیل ہے۔ اور صرف دکھاوے کی تابعداری جبکہ دل میں محبت نہ ہو، وہ اطاعت بھی عنداللہ کسی کام کی نہیں نہ وہ محبت کی راہ میں محبوب کے حکم میں مصلحت اور حکمت تلاش کرنے کے عادی تھے بلکہ ''سرِ تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے'' کا عملی نمونہ بن کر قول وفعل میں تضاد کا جملہ انہوں نے شاید کبھی سنا ہی نہ تھا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے جذبہ محبت واتباع کو دیکھنے کے بعد بڑے بڑے دشمنوں کے قاصد بھی حضور کے ان عشاق کی فرمانبرداری کو دیکھ کر بے ساختہ اپنے لوگوں کے سامنے اقرار کر جاتے کہ ہم بادشاہوں کے ہاں قاصد بن کر گئے۔ اس وقت کے اپنے آپ کو سپر طاقت کہنے والے قیصر اور کسریٰ کے ہاں حاضری کی ان کا ظاہری رعب ودبدبہ دیکھا۔ نجاشی کی مجلس اور اقتدار کو دیکھنے کا موقع بھی ملا۔ مگر محمدؐ کے ساتھی یعنی (صحابہؓ) جو محبت اور اتباع محمد (ﷺ) کی کرتے ہیں وہ عزت احترام اور محبوبیت دنیا کے کسی حاکم اور بادشاہ کو حاصل نہیں۔

اللہ تک رسائی کا ایک ہی راستہ:

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بلاشک وشبہ یقینی عقیدہ تھا کہ حضورؐ کی فرمانبرداری واطاعت ہم سب پر فرض ہے۔ اس کے بغیر نہ نجات ہے اور نہ اللہ تک رسائی کا دوسرا راستہ۔ وہ آقائے نامدارؐ کے مبارک زبان سے نکلے ہوئے ہر جملہ کو اپنے دنیوی واخروی فوز وفلاح کے لئے اہم سنگ میل سمجھتے یہی وجہ تھی کہ ان مبارک نفوس نے وحی متلو یعنی قرآن کی آیات واحکامات کے ساتھ ساتھ اپنے محبوبؐ کے فرامین واقوال کو بھی ایک دوسرے کا لازم وملزوم قرار دیا اور بے پناہ اہمیت دے کر ایمان واسلام کی عمارت کی بقاء کے لئے نبیؐ کی اطاعت وتابعداری کو ضروری قرار دیا۔

محبت کا دعویٰ کرنے والوں کا امتحان:

حضورؐ کی محبت اور اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کا حقیقی امتحان تب ہوتا ہے۔ جب ایک طرف نفس امارہ بالسو کا حکم ہو اور دوسرے جانب اسی معاملہ کے بارے میں سرور کونینؐ کا ارشاد ہو۔ جو نفس کے خواہش کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ ہو۔ نفسانی آرزو کی تکمیل میں شیطان کی رضا ہو اور حضورؐ کے فرمان کی تعمیل میں رحمان کی خوشنودی ہو۔ نفس کا حکم

پورا کرنے میں وقتی و عارضی مزہ وسکون بھی میسر ہو اور سید الرسل کے ارشاد کے پورا کرنے میں وقتی خسارہ و مشقت بھی ہو۔ مسلمانی کے دعویٰ میں صادق وہی فرد ہے جو ایسے موقع پر حضور کا مذکورہ فرمان ہم سے جو مطالبہ کر رہا ہے اس کا مصداق بن جائے۔

ارشاد گرامی ہے: ''لایؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعاً لماجئت به ''(شرح السنہ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہوں۔''

حضورؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت:

بدقسمتی سے آج مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت نے حضوؐ کے فدائی صحابہ کی تعمیل وفرمانبرداری کا درس ہی بھلادیا بلکہ اپنے ذہنی سقم واختراع میں مبتلا ہو کر حضور کے سنت کی اتباع تو کیا چھوڑ دی' ان کے ارشادات میں قسم قسم کے کیڑے تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ اسلام کا لباس پہن کر اسلام اور پیغمبر کے احکامات کو اس قسم کے نام ونہاد مسلمانوں نے جتنا نقصان پہونچایا صراحۃ کفر کے علمبردار اتنا نقصان نہ دے سکے۔

لاتعداد آیات وحدیث رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دے کر پیغمبر کی تابعداری کو اللہ کی تابعداری اور اس کی نافرمانی پر رب العزت کی نافرمانی کا اطلاق کیا گیا۔ سورۃ نساء میں حق تعالیٰ کا واضح اعلان ہے کہ:

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا (نساء)

تحقیق جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ پیدا کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان ایک اور راستہ پیدا کریں پس ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔''

یہی طریقہ مدینہ کے منافقوں نے اختیار کیا۔ پیغمبر کی مجلس میں بیٹھ کر ان کے ارشادات واحکامات کی اطاعت کی حامی بھر لیتے۔ پیٹھ پیچھے اپنے خود ساختہ آقاؤں اور مرشدین کی اطاعت کو اپنا فرض اولین سمجھتے۔ اللہ اور اس کے پیغمبروں کے درمیان فرق پیدا کر کے کہتے کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور انبیاء پر نہیں لاتے۔ بعض نبیوں کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے گویا اسلام اور کفر کے درمیان ایک نیا مذہب اور راستہ پیدا کرنے کی تگ ودو میں مصروف رہتے۔

محبت کا عجیب ونرالا انداز: مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے درحقیقت اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں کہ جس پیغمبر کے اتباع کے بارے میں اللہ تعالیٰ انتہائی زوردار انداز سے فرما رہے ہیں کہ قل ان کنتم تحبون اللہ

فاتبعونی یحببکم الله

ترجمہ: ''اے پیغمبر کہہ دیجئے ان لوگوں سے کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اس کے محبوب کی اتباع کرو۔

یہاں معاملہ اُلٹا ہے۔ اللہ کے ماننے اور اس کی محبت کا اقرار تو کیا جا رہا ہے اور اس کے آخری نبی کے اتباع سے بچنے کے لئے حیلے بہانے، تاویلات و توجیہات کئے جا رہے ہیں۔ اگر محبوب ربانی صلعم کے حکم مانتے اور اس کے محبت کا دعویٰ کہیں ہے بھی تو ظاہری عمل، دعوی کے بالکل خلاف ہے، شاعر نے انتہائی خوبصورت اور بہترین انداز میں ایسے لوگوں کی حقیقت واضح کرتے ہوئے کیا۔

تعصی الرسول و انت تظهر حبه　　هذا لعمری فی الزمان بدیع

ترجمہ: پیغمبر کی نافرمانی کرتے ہو اور ظاہری طور پر اس کی محبت کا دعوی بھی کرتے ہو۔　　خدا کی قسم یہ تو عجیب بات (دعویٰ) ہے

لو کان حبک صادقا للاطعته　　ان المحب لمن یحب مطیع

اگر تم محبت کے دعوی میں سچے ہوتے تو ضرور اس کی تابعداری کرتے۔　　کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کا اظہار کرتا ہے وہ (ضرور) اسکی تابعداری کرتا ہے۔

محبت کا دعویٰ کرنا اور محبوب کی اطاعت نہ کرنا یہ تو محبت کا عجیب و نرالا انداز ہے۔ ایسا شخص نہ شریعت کے نظر میں عاشق ہے اور نہ عرف عام میں اسے کوئی عاشق ماننے کے لئے تیار ہے۔

اپنا اپنا محاسبہ:

خلاصہ یہ کہ آقائے نامدار ﷺ کی محبت، ان کے احکامات پر عملداری اور ان کی تعظیم و توقیر بھی ان سے محبت کا لازمی حصہ ہے۔ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک کر ہم میں سے ہر کوئی اپنا محاسبہ کرے کہ آیا ہم جس ذات کے امتی اور اس کی محبت کا ورد کرتے کرتے تھکتے نہیں کیا ہم اس کے بتائے ہوئے راہ پر چل رہے ہیں۔ ان کی سنتوں پر چلنے کو ہم نے معمول بنایا ہے اپنی عبادات، پانچ ساڑھے پانچ فٹ بدن، اپنی اولاد، اپنے گھر، گردو پیش، معاشرہ، تمدن کاروبار زندگی۔ میں حضور کے بتائے ہوئے راستے اور ارشادات کی کوئی جھلک موجود بھی ہے یا نہیں؟ اگر ہم دنیا و آخرت کے فوز و فلاح کے طلبگار ہیں تو صرف محبت کا اقرار کرنا کافی نہیں بلکہ اس مختصر اور فانی زندگی کے تمام گوشوں میں اللہ کے اوامر پر عمل اور نواہی سے بچنے کے ساتھ ساتھ محبوب کبریاؐ کے سیرت کو بھی قلباً و قالباً اپنانا ہوگا۔

رب ذوالمنن ہم سب کو حضورؐ سے حقیقی و سچی محبت کرنے والوں کی طرح بنا کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین۔